© rasailojaraid.com

سیف اللہ خالد

مولانا حسن جان شہید علیہ الرحمۃ

مولانا حسن جان اہل علم کی جان تھے۔ پشاور کا مضبوط علمی مدرسہ، جس پر ان کے مکتبِ فکر جماعت کو ہی نہیں پشاور کو بھی ناز تھا۔ ان کی مقبولیت ان کے جنازے سے عیاں ہے۔ کراچی میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مفتی جمیل خان کے بعد ایک طویل وقفے کے بعد اس مکتبِ فکر کے ایک اور کہسار کو مسمار کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر شہید مردہ نہیں ہوتے 'زندہ رہتے ہیں۔ ایک حقیقت بن کر مولانا حسن جان بھی فانی زندگی سے ابدی حیات کی طرف سفر کر گئے اور جامِ شہادت نے انھیں ایک ایسی زندگی عطا کر دی جو نہ ختم ہونے والی اور قابل فخر ہے۔ ان کے صاحبزادے نے بالکل درست کہا کہ الزام تراشیوں کے بجائے تحقیقات اور انتظار ہی عقل مندی کا تقاضا ہے۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صوبہ سرحد میں جہاں علماء کا احترام سدا ہے، ان کا وقار بلند اور عزت دو چند ہے جہاں عالم ہونا معزز ہونے کی علامت ہے۔ اس معاشرے میں حسن جان جیسے بلند پایہ عالم دین کا قتل آخر ممکن کس طرح ہوا اور اس میں کون سے ہاتھ ملوث ہیں۔ اس حوالے سے ایک رائے تو بہت واضح ہے کہ قندیل روشن خیالی کے غیر ملکی مجاور ہر شمع حق کو بجھانے کے درپے ہیں اور یہ حرکت بھی انھی بدکاروں کی ہوسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو پاکستان میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جن میں سے ایک اطلاع ہے کہ تقریباً ایک ماہ قبل ۶ افراد طورخم سے پکڑے گئے تھے اور ۱۴ ابھی اندرون ملک غائب ہیں۔ مزید یہ کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک شخص کے قتل میں گرفتار ہونے والے ۲ ملزموں نے اعتراف کیا تھا کہ ان کے ۲ ساتھی مزید ہیں جو باہر ہیں اور ان کے تعاون سے لاہور، کراچی اور سرحد کی بعض شخصیات کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ معلومات کے مطابق پولیس نے اس مقامی دہشت گرد گروپ کی شناخت کے باوجود ملزموں کی گرفتاری میں تساہل کا مظاہرہ کیا ہے، یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے۔ کامیاب اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ہی سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوسکتا ہے۔

مولانا حسن جان کے قتل کے حوالے سے سب سے خوفناک پروپیگنڈا وہ ہے جو نامعلوم کس گوشہ کی طرف سے پھیلا کہ ''مولانا کو طالبان یا قبائلیوں نے قتل کیا۔'' کیوں کہ اوّل وہ لال مسجد معاہدے میں شریک تھے، دوسرے وہ خودکش حملوں کو جائز قرار نہیں دیتے تھے۔ لہٰذا انھیں نشانہ بنایا گیا۔ اگر یہ معاملہ درست بھی ہے تو قابل مذمت ہے کہ طالبان اور قبائلیوں کو اختلاف بھی سننا چاہیے ورنہ ان کے حق میں ایک بھی آواز نہیں اٹھ سکے گی۔ مگر وہ تو اچھا ہوگیا کہ طالبان ترجمان نے نہ صرف اس قتل کی مذمت کی ہے بلکہ اسے ایک سازش قرار دیا جس سے دشمن کو دوہرا فائدہ ہوا۔ ایک تو حسن جان جیسے عالم دین کو قتل کر دیا گیا دوسرے پشتونوں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کر دی گئی۔ طالبان ترجمان کے بیان نے ان کی پوزیشن واضح کر دی۔ مگر جنازے کے موقع پر وزیر اعلیٰ اکرم درانی کے خلاف ردِّعمل اور ان کے جنازہ کو پڑھے بغیر لوٹنے پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجبور کر دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ عوام میں اسے حکومتی نا اہلی سمجھا جا رہا ہے۔ اس میں شبہ بھی نہیں کہ خود جمعیت علماء اسلام کی حکومت میں جمعیت علمائے اسلام کے ایک ایسے رہنما کا قتل ہو جانا خود حکومت کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ جو حکومت اپنے قائدین کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو جائے' اسے کیا کہنا چاہیے۔ مولانا سمیع الحق کو اس موقع پر بات کرنے کا موقع ملا ہے تو انھوں نے کوئی زیادہ غلط بات نہیں کہی۔ حقیقت یہی ہے کہ عوام جے یو آئی کے وزیر اعلیٰ سے مطمئن نہیں ہیں۔ صرف وزیر اعلیٰ ہی کیا دیگر وزراء کی کارکردگی بھی سبحان اللہ ہی ہے۔ بلکہ کئی ایک کا نام لے کر جے یو آئی کے کارکن کہتے ہیں کہ شکر ہے پنجاب میں ان کو کوئی نہیں جانتا۔ ورنہ ہمارا جینا حرام ہو جاتا۔ صوبائی حکومت کی کارکردگی الگ سے ایک طویل کالم کا تقاضا کرتی ہے۔ اسے پھر اٹھائے رکھتے ہیں مگر اتنا ضرور کہنا چاہیں گے کہ وزیر اعلیٰ اکرم درانی کو چاہیے کہ حسن جان کا قتل مٹی میں نہ ملانے دیں۔ ماضی میں ان کی کارکردگی یہی رہی ہے کہ کسی بھی ایسے سانحہ پر مرکز کے سر روکا وٹوں کا الزام ڈال کر خود کو بری الزمہ قرار دے ڈالتے ہیں۔ مگر اس معاملے میں انھیں اپنا یہ طرزِ عمل بدلنا ہوگا۔ حسن جان ان کی جماعت کے رہنما تھے۔ ان کے مکتبِ فکر کے جید عالم اور شناخت تھے ان کے قتل پر بھی اگر اکرم درانی سنجیدہ نہ ہوں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ ہمیں مولانا فضل الرحمٰن سے توقع رکھنی چاہیے کہ وہ اس واقعہ پر خود نوٹس لیتے ہوئے اکرم درانی کو حکم دیں کہ ہر ممکن طریقے سے تفتیش کی جائے اور مجرم جو بھی ہو اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
4 نومبر 2007ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

© rasailojaraid.com